شہید کے احکام

(ڈاکٹر عبدالواحد)

شہید کی تین اقسام ہیں:

۱۔ شہید کامل۔ اس کو شہید دنیا و آخرت بھی کہتے ہیں۔

فقہ کی اصطلاح میں ایسے شہید کی تعریف یہ ہے کہ جب کوئی مکلّف مسلمان بے گناہ بطور ظلم کسی آلہ جارحہ مثلاً تلوار چھری تیر وغیرہ سے قتل کیا گیا ہو اور نفس قتل سے مال (دیت) نہ واجب ہوا ہو بلکہ قصاص واجب ہوا ہو یا کسی کافر حربی یا باغی ڈاکو نے بغیر آلہ جارحہ ہی قتل کیا ہو یا وہ اس کے قتل کا سبب ہوئے ہوں اور اس (مقتول) نے (زخمی ہونے کے بعد) راحت دنیا سے نفع نہ اٹھایا ہو ایسے شہید کو شہید کامل کہتے ہیں۔

اس کو غسل نہ دیا جائے ویسے ہی خون سمیت دفن کر دیا جائے۔

۲۔ شہید ناقص۔ اس کو شہید آخرت یا شہید ثواب بھی کہتے ہیں اس کے کفن و دفن کے احکام عام مردوں کی طرح ہوتے ہیں البتہ وہ آخرت میں شہید کا ثواب پالے گا۔

۳۔ شہیدِ دنیا یعنی جو صرف کسی دنیاوی غرض کے لئے لڑائی کرے اور اس کا مقصد اعلائے کلمۃ اللہ بالکل نہ ہو بلکہ حصولِ مال یا حصولِ جاہ وغیرہ ہو اور اس میں قتل ہو جائے دنیا میں اس پر شہید کے احکام جاری ہوں گے کیونکہ دل میں مخفی نیت کو انسان نہیں جان سکتا لہٰذا ظاہری حال پر عمل کرتے ہوئے اس کو غسل نہ دیں گے وغیرہ لیکن آخرت میں عنداللہ شہید نہیں ہوگا اور وہ ثواب جو شہداء کے لئے اللہ تعالیٰ کے ہاں مقرر ہے نہیں پائے گا۔

شہید کامل کے احکام:

۱۔ شہید کامل کو غسل نہ دیا جائے اور اس کا خون اس کے جسم سے زائل نہ کیا جائے اسی طرح خون کے ساتھ دفن کر دیا جائے۔

۲۔ جو کپڑے پہنے ہوئے ہوں ان کپڑوں کو اس کے جسم سے نہ اتاریں انہیں خون آلود کپڑوں کے ساتھ دفن کر دیں۔ اگر اس کے کپڑے عدد مسنون سے کم ہوں تو عدد مسنون پورا کرنے

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے کہ : امام مالک اور سفیان بن عیینہ نہ ہوتے تو حجاز سے علم رخصت ہو جاتا

کے لئے اور کپڑے بڑھا کر کفن پورا کر دیا جائے اور اگر کفن عدد سنت سے زیادہ ہو تو زائد کو اتار کر عدد مسنون کے مطابق کر دیئے جائیں اور جو چیزیں جنس کفن سے نہیں ہیں وہ اس کے بدن سے نکال لی جائیں جیسے ہتھیار زرہ، جوتا، موزے وغیرہ۔

شہید کامل کی شرائط :

(۱) مسلمان ہونا۔

(۲) مکلّف ہونا:

مکلّف یعنی عاقل و بالغ ہو۔ پس جو شخص حالت جنون میں مارا جائے یا نابالغ مارا جائے تو اس کے لئے شہید کامل کے احکام ثابت نہیں ہوں گے اور ان کو عام مردوں کی طرح غسل و کفن دیا جائے گا خواہ وہ کسی طرح قتل کئے گئے ہوں۔

(۳) پاک ہونا:

طاہر ہونا یعنی حدث اکبر سے پاک ہونا۔ پس جنبی اور حیض، نفاس والی عورت شہید کامل نہیں ہوتے اس لئے اگر کوئی شخص حالت جنابت میں یا کوئی عورت حیض یا نفاس کی حالت میں شہید ہو جائے تو اس کو بھی غسل و کفن دیا جائے گا۔ جنبی ہونا اس طرح معلوم ہو سکتا ہے کہ قتل سے پہلے اس نے خود بیان کیا ہو یا اس کی عورت نے بتایا ہو۔

ایک صحابی حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ حالت جنابت میں شہید ہوئے تھے، ان کو فرشتوں نے غسل دیا تھا اس لئے وہ غسیل ملائکہ کہلاتے ہیں۔

اگر حیض یا نفاس والی عورت طاہر ہو چکی ہو اور خون بند ہو چکا ہو لیکن ابھی اس نے غسل نہ کیا ہو کہ قتل ہو جائے تب بھی اس کو غسل دیں۔

اگر حیض شروع ہوئے ابھی پورے تین دن نہیں ہوئے تھے مثلاً ایک یا دو دن خون دیکھا تھا کہ قتل کی گئی تو بالاتفاق اسے غسل نہ دیں گے کیونکہ ابھی یہ نہیں کہہ سکتے کہ یہ حائض ہے شاید کہ یہ خون استحاضہ کا ہو۔

(۴) بے گناہ مقتول ہونا:

اگر کوئی بے گناہ مقتول نہ ہوا ہو بلکہ کسی شرعی جرم کی سزا میں مارا گیا ہو یا مقتول ہی نہ ہوا ہو بلکہ یونہی مر گیا ہو تو اس کے لئے بھی شہید کے وہ احکام ثابت نہیں ہوں گے۔

(۵) اہل حرب یا باغیوں یا ڈاکوؤں نے اس کو قتل کیا ہو:

اہل حرب سے مراد حربی کافر ہیں۔ پس اگر کوئی شخص حربی کافروں یا باغیوں یا ڈاکوؤں کے ہاتھ سے مارا گیا ہو خواہ آلۂ جارحہ تلوار بندوق وغیرہ سے مارا جائے یا غیر جارحہ پتھر لکڑی مکہ وغیرہ سے مارا جائے اور خواہ وہ لوگ خود اس کے قتل کے مرتکب ہوئے ہوں یعنی براہِ راست ان کے ہاتھ سے مارا جائے یا وہ اس کے قتل کا سبب ہوئے ہوں مثلاً حربی کافروں یا باغیوں یا ڈاکوؤں کے جانوروں (جن پر وہ سوار ہوں) نے کسی مسلمان کو روند کر مار دیا ہو یا انہوں نے کسی مسلمان کے گھر میں آگ لگا دی جس سے کوئی مسلمان جل گیا۔

(۶) ظلماً قتل ہونا:

اہل حرب و باغی و رہزن کے علاوہ کسی کے ہاتھ سے یعنی کسی مسلمان یا ذمی کے ہاتھ سے ظلماً مارا گیا ہو اور شریعت کی طرف سے اس قتل کی سزا میں ابتداءً کوئی مالی عوض یعنی دیت مقرر نہ ہو بلکہ قصاص ہو اور یہ اس وقت ہوتا ہے جبکہ کسی آلۂ جارحہ سے مارا گیا ہو۔

(۷) میدانِ جنگ میں پایا جانا:

میدانِ جنگ میں مقتول کا پایا جانا جبکہ اس پر زخم کے نشانات ہوں۔ پس اگر کوئی مسلمان معرکہ یعنی میدانِ جنگ میں مقتول پایا جائے اور اس پر ظاہری یا باطنی ضرب یا زخم کے نشانات ہوں مثلاً آنکھ یا کان سے خون نکلا ہو یا گلا گھونٹنے یا ہڈی ٹوٹنے کا نشان ہو تو اس پر بھی شہید کے احکام جاری ہوں گے اور اگر معرکہ میں کوئی مردہ ملا اور اس پر قتل کی کوئی نشانی نہیں ملی مثلاً زخم یا گلا گھونٹنے یا ضرب یا خون کا نشان نہ تھا یا اگر خون ایسی طرف سے نکلا ہے کہ بغیر کسی اندرونی ضرب کے کسی بیماری کے سبب سے بھی نکلتا ہے جیسے کہ اس کی ناک یا پیشاب یا پاخانہ کے مقام سے خون نکلا ہے تو

وہ شہید نہیں کیونکہ بعض وقت ناک سے نکسیر کا خون اور پیشاب اور پاخانہ کے مقام سے بھی کسی بیماری سے بغیر زخم کے خون نکلتا ہے۔ لہٰذا شک واقع ہوگیا اور شک کی وجہ سے غسل ساقط نہیں ہوگا۔

(۸) مرتث نہ ہونا:

یعنی زخمی ہونے کے بعد دنیا سے فائدہ نہ اٹھانا مثلاً کھانا پینا سونا علاج کرانا وغیرہ نہ کرنا۔ پس اگر کسی شخص نے زخمی ہونے کے بعد کچھ دیر زندہ رہنے کی وجہ سے کچھ کھایا یا پیا یا وہ سویا یا اس نے علاج کرایا اگر چہ یہ چیزیں بہت قلیل ہوں یا کسی خیمہ یا سائبان میں ٹھہرا یعنی جہاں زخمی ہوا تھا وہاں خیمہ لگا کر اس کو ٹھہرایا یا اتنی دیر تک زندہ رہا کہ ایک نماز کا وقت گزر گیا اور اس کے ہوش و حواس درست تھے اور وہ نماز ادا کرنے پر قادر تھا یا کچھ خرید لے یا فروخت کر لے یا بہت سی باتیں کرے یا کسی دنیاوی امر کی وصیت کرے یا وہاں سے اٹھ کر دوسری جگہ کو چلا یا لوگ اسے زندہ کو حالت ہوش وحواس میں میدان جنگ سے اٹھا کر دوسری جگہ لے گئے خواہ وہ وہاں زندہ پہنچا ہو یا راستہ میں ہی مر گیا ہو تو ان سب صورتوں میں وہ مرتث ہے اور شہید کامل کے حکم میں نہیں ہے اس لئے اس کو غسل دیا جائے گا۔ یہ حکم اس وقت ہے جبکہ یہ امر لڑائی کے ختم ہونے کے بعد پائے جائیں اور اگر لڑائی کے ختم ہونے سے پہلے یہ باتیں پائی جائیں تو وہ مرتث نہیں ہوگا اس لئے اس وقت یہ امور شہید کامل ہونے میں مانع نہیں ہوں گے اور اس کو غسل نہیں دیا جائے گا۔ اگر میدانِ جنگ سے اس کو اسلئے اٹھا لائے کہ گھوڑے یا گاڑیاں وغیرہ اس کو نہ روندیں تو وہ مرتث نہیں ہوگا بلکہ شہید کامل ہوگا۔ اسی طرح اگر کسی نے آخرت کے متعلق وصیت کی ہو یا دنیاوی امور کے متعلق ایک دو بات کی ہو اگر چہ لڑائی کے بعد ہو یا نماز ادا کرنے کی مقدار زندہ رہا مگر ہوش وحواس درست نہ تھے اگر چہ ایک دن رات سے زیادہ زندہ رہا تو ان صورتوں میں بھی وہ شہید ہے اس کو غسل نہیں دیا جائے گا۔

شہید ناقص یعنی شہید آخرت کی تفصیل:

وہ صورتیں جن میں شہادت کا ثواب ملتا ہے چالیس سے اوپر ہیں۔ یہاں موضوع سے متعلق صورتیں ذکر کی جاتی ہیں۔

۱۔ وہ بے گناہ مقتول جو شہید کامل میں اس لئے داخل نہ ہو کہ جو شرطیں اس کے لئے بیان کی گئی

ایک عابد پر عالم کی فضیلت ایسی ہے جیسے کہ چاند کی فضیلت دوسرے تمام ستاروں پر (سنن ابو داود و ترمذی)

ہیں ان میں سے کوئی شرط اس میں مفقود تھی۔

۲۔ طاعون سے مرنے والا۔ اس میں وہ شخص بھی داخل ہے جو طاعون کے زمانے میں طاعون کے بغیر ہی وفات پا جائے بشرطیکہ جس بستی میں ہو وہیں ثواب کی نیت اور صبر کے ساتھ ٹھہرا رہے، راہ فرار اختیار نہ کرے۔

۳۔ پیٹ کی بیماری (استسقاء یا اسہال) میں وفات پانے والا۔

۴۔ ذات الجنب (نمونیہ) کے مرض میں وفات پانے والا۔

۵۔ سل کے مرض میں وفات پانے والا۔

۶۔ مرگی کے مرض سے یا کسی سواری سے گر کر ہلاک ہونے والا۔

۷۔ بخار میں مرنے والا۔

۸۔ جس کی موت سمندر میں الٹیاں (Vomiting) لگنے سے واقع ہوئی ہو۔

۹۔ جو شخص اپنی بیماری میں چالیس مرتبہ لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمینo کہے اور اسی بیماری میں وفات پا جائے۔

۱۰۔ جس کی موت اچھو لگنے سے ہوئی ہو۔

۱۱۔ جس کی موت زہریلے جانور کے ڈسنے سے ہوئی ہو۔

۱۲۔ جسے کسی درندے نے پھاڑ ڈالا ہو۔

۱۳۔ آگ میں جل کر مرنے والا۔

۱۴۔ پانی میں ڈوب کر مرنے والا۔

۱۵۔ جس عورت کی موت حالت حمل میں ہو جائے۔

۱۶۔ نفاس والی عورت جس کی موت ولادت کے وقت ہوئی ہو یا ولادت کے بعد مدت نفاس ختم ہونے سے پہلے۔

زندگی میں جسم سے علیحدہ ہو جانے والے اعضاء کا حکم:

کسی زندہ شخص کا کوئی عضو اس کے بدن سے کٹ جائے یا اپریشن کے ذریعے علیحدہ کر دیا جائے تو اس کا غسل وکفن اور نمازِ جنازہ کچھ نہیں۔ یونہی کسی کپڑے میں لپیٹ کر دفن کر دیا جائے۔

☆ قال الامام الشافعی رحمه الله تعالی : امن الناس علیَّ فی الفقه محمد بن حسن ☆